REGD. NO. L. 5254 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۶۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

فی پرچہ ۱/-

تار کا پتہ: ڈیلی الفضل لاہور

یوم سہ شنبہ ۲۴ ذوالحجہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ ۲۴ ظہور ۱۳۳۳ ہش ★ ۲۴ اگست ۱۹۵۴ء نمبر ۱۳۴

183

مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ موٹر کے حادثہ میں زخمی ہو گئے

احباب اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں!

لنڈن ۲۳ اگست مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ جناب شیخ ناصر احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ اور ان کی اہلیہ محترمہ کو ایک تبلیغی دورے پر جاتے ہوئے سوئٹزرلینڈ میں مونٹریکس کے مقام پر موٹر کا شدید حادثہ پیش آیا۔ دونوں کے سر میں چوٹیں آئی ہیں۔ اور وہ ریاز کے ہسپتال میں داخل ہیں۔

لنڈن ۲۳ اگست (بذریعہ تار) شیخ ناصر احمد صاحب کی حالت ہفتہ کے روز خطرناک تھی۔ لیکن اب الحمدللہ بہتر ہو رہی ہے۔ اور خطرہ سے باہر ہے۔ سر اور چہرہ کی چوٹوں کے علاوہ آپ کے بائیں گھٹنے کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کو خفیف چوٹیں آئیں۔

احباب دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

کنری ۲۳ اگست (بذریعہ تار) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام صحت اب بفضلہ تعالیٰ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی مکمل صحت یابی کے لئے برابر دعائیں جاری رکھیں۔

مشرقی بنگال کے سیلابی علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے وزیر اعظم محمد علی کراچی سے روانہ ہو گئے

گورنر جنرل بھی بدھ کو ڈھاکہ جا رہے ہیں۔ پچھلے ۲ دن کی بارش سے صوبہ میں صورت حال اور خراب ہو گئی

کراچی ۲۳ اگست۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی مشرقی بنگال کے سیلابی علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے آج رات کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہو رہے ہیں۔ گورنر جنرل بھی سیلابی علاقوں کا دورہ کرنے کے لئے بدھ کو ڈھاکہ جائیں گے۔

مرکزی حکومت نے پٹ سن بورڈ سے کہا ہے کہ وہ اسبات کی چھان بین کرے کہ مشرقی بنگال میں سیلاب سے پٹ سن کی فصل کو کتنا نقصان پہنچا ہے۔ پانی اترنے کے بعد اس کی چھان بین شروع کر دی جائے گی۔ مشرقی پاکستان میں پچھلے دو دن کی شدید بارش سے صورت حال اور خراب ہو گئی ہے۔ مشرقی سب ڈویژنوں میں کل زبردست بارش کی خبر دی گئی ہے۔

ہفتہ کے روز سے پاکستانی اور امریکی ڈاکٹروں نے وبائی بیماریوں کے انسداد کے لئے لوگوں کو ٹیکے لگانے کا کام شروع کر دیا ہے۔ دو دن میں ساٹھ ہزار آدمیوں کو ٹیکے لگائے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹروں نے کشتیوں میں اپنے ہیڈ کوارٹر قائم کر رکھے ہیں بعض اوقات انہیں گھٹنوں گھٹنوں پانی میں چل کر لوگوں کو ٹیکے لگانے کے لئے جانا پڑتا ہے۔ ٹیکہ لگانے کے مرکزوں سے لوگوں کو چاول کپڑے اور کمبل بھی دیئے جاتے ہیں۔ آج صبح گورنر مشرقی بنگال نے ٹیکہ لگانے کے مرکزوں کا دورہ کیا۔

ادھر مرکزی سیلابی امدادی فنڈ میں بدستور دنیا بھر سے عطیات موصول ہو رہے ہیں۔ حکومت پنجاب نے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ روپے دینے کا اعلان کیا ہے۔ کراچی میں بنگال میمن ریلیف کمیٹی کو ایک لاکھ بارہ ہزار روپے کے عطیات موصول ہو چکے ہیں کراچی کے غلہ کے تاجروں نے دس ہزار روپے دیئے ہیں اور دائی سولات نے پانچ ہزار روپے۔

امریکہ نے جس تیزی سے مشرقی بنگال میں ڈاکٹری امداد پہونچائی ہے۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ایک پیغام میں اس کے لئے صدر آئزن ہاور کا شکریہ ادا کیا ہے۔ ترکی اور کینیڈا سے جو فوری امداد موصول ہوئی ہے۔ گورنر جنرل نے دونوں ملکوں کو ان کا بھی شکریہ ادا کیا ہے۔

★ متھرا ۲۲ اگست کل ہندوستان کے شہر متھرا میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس میں تین آدمی زخمی ہو گئے۔ ۵۰ مکانوں کو لوٹ لیا گیا اور ان میں آگ لگا دی گئی۔ شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر آخری وار کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں

مظفر آباد۔ ۲۳ اگست مقبوضہ کشمیر سے جو لوگ مظفر آباد پہونچ رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ پرجا پریشد اور راشٹریہ سیوک سنگھ مقبوضہ کشمیر کے باقی مسلمانوں پر وار کرنے کے لئے اپنی سکیم کو آخری شکل دے رہے ہیں۔ جموں میں ہندو اور سکھ آبادی کو مسلح کیا جا رہا ہے۔ ان میں بندوقیں۔ ریوالور اور کارتوس تقسیم کئے جا چکے ہیں۔ مقامی افسران یا تو اسلحہ کی اس تقسیم میں ہاتھ بٹا رہے ہیں یا خاموش بیٹھے ہیں۔ ادھر سرینگر کے روزنامہ اخبار ہمدرد کے ایڈیٹر مسٹر جگن ناتھ ساٹھو نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں اخباروں کی آزادی کا کوئی وجود نہیں۔ جو اخبار بخشی حکومت پر ذرا بھی نکتہ چینی کرتے ہیں۔ ان پر پابندی بٹھا دیا جاتا ہے اور یا انہیں ذرا ذرا سی باتوں پر بند کر دیا جاتا ہے

مزید ۴۹ اشیاء کھلے عام لائسنس کے تحت

کراچی ۲۳ اگست۔ حکومت پاکستان نے مزید ۴۹ چیزوں کو برآمد کے عام کھلے لائسنس کے تحت رکھدیا ہے۔ ان چیزوں میں سوڈا واٹر کی مشینیں بٹن بنانے کی مشینیں دھان کوٹنے کی مشینیں، لکڑی کے کام اور صابن سازی کی مشینیں خراد کی مشینیں سیمنٹ کے ٹائل۔ ہسپتال کا سامان۔ سائیکل کے ٹائر اور ٹیوب، ہینڈ بیگ اور فاؤنٹین پن وغیرہ شامل ہیں۔

باغبانی کی نمائش میں نیلا گلاب

ساؤتھ پورٹ ۲۳ اگست انگلینڈ میں ساؤتھ پورٹ میں پھولوں کی جو نمائش ہو رہی ہے اس میں پہلی بار نیلا گلاب رکھا جائے گا۔ یہ گلاب پورا کھلا ہوا ہوگا۔ باغبانی کے ایک ماہر نے دس سالہ تجربوں کے بعد یہ پھول اگایا ہے۔ اور اس پر ڈیڑھ ہزار پونڈ خرچ ہوئے ہیں۔

قبرص کے متعلق ترکی کا یونان کو مشورہ

انقرہ ۲۳ اگست۔ ترکی کے وزیر اعظم مسٹر عدنان میندریز نے یونان کو مشورہ دیا ہے کہ اس نے قبرص کو یونان میں شامل کرنے کے لئے جو مہم شروع کی ہے اس میں اعتدال سے کام لے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس مطالبہ سے صورت حال نازک ہو گئی ہے ادھر ترکی کے مفتی محمد سعد دانا نے کہا ہے کہ قبرص کے تمام ترکی باشندے اس جزیرہ کو یونان میں شامل کرنے کی مخالفت کریں گے۔

ہندوستان میں اردو اخبارات کی تعداد ہندی اخبارات سے زیادہ ہے

نئی دہلی ۲۳ اگست۔ ہندوستان کے پریس کمیشن نے اخباری کاروبار پر کڑی نکتہ چینی کی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ پہلے اخباروں میں اعلیٰ اور بلند اخلاقی نظریوں کو پیش کیا جاتا تھا۔ لیکن اب مقصد صرف روپیہ کمانا رہ گیا ہے۔ اخبارات گنے چنے چند سرمایہ داروں کے قبضہ میں چلے گئے ہیں۔ اور وہ ان کو اپنی مرضی کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔ کمیشن نے یہ بھی کہا ہے ان اخبارات میں جو باقاعدگی سے شائع ہوتے ہیں اور جو کبھی کبھی شائع ہوتے ہیں۔ اردو اخبارات کی تعداد ہندی اخبارات سے زیادہ ہے۔ اخباروں کے چار بڑے مرکزوں دہلی۔ بمبئی۔ مدراس اور کلکتہ میں اردو روزنامہ اخبارات ہندی اخبارات سے زیادہ شائع ہوتے ہیں

سرحدی جھگڑوں پر بات چیت

نئی دہلی ۲۲ اگست۔ ہندوستان کے پارلیمنٹ کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان سرحدی جھگڑوں پر بات چیت جاری ہے۔ سرحدی جھگڑے طے ہونے میں اسلئے دیر ہوئی کہ دونوں ملکوں نے ریڈ کلف ایوارڈ کا الگ الگ مطلب نکالا ہے۔

پاکستان میں اس سال پچھلے سال کی نسبت دس لاکھ ٹن غلہ زیادہ پیدا ہوگا

خوراک و زراعت کے ادارے کی رپورٹ

کراچی ۲۳ اگست خیال ہے کہ اس سال پاکستان میں غلہ کی پیداوار میں پچھلے سال کی نسبت دس لاکھ ٹن کا اضافہ ہو جائے گا۔ اس امر کا انکشاف خوراک و زراعت کے ادارے کی رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اب پاکستان زرعی ترقی میں زیادہ سرمایہ لگا سکتا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال کی پٹ سن کی فصل ۱۹۵۲ء کی فصل کے مقابلہ میں نصف سے بھی کم تھی۔ اگر کارخانے چلتے رہیں اور پٹ سن کے سامان کی مانگ برابر جاری رہے۔ تو پٹ سن کی فصل کم ہونے کے باوجود اس کی قیمت میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انضباط پریس لاہور میں طبع کرا کر ۴۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

دو آدمی جن پر حسد کرنا جائز ہے

عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاحسد الا فی اثنتین رجل اتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق و رجل اتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا (صحیح بخاری)

ترجمہ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمیوں کے سوا کسی پر حسد کرنا جائز نہیں۔ ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالےٰ نے مال دیا۔ اور پھر اسے باموقعہ خرچ کرنے کی توفیق بخشی۔ اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالےٰ نے حکمت اور دانائی عطا کی۔ اور وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ اور اس کی تعلیم دیتا ہے ؎

کیا آپ کے نام بقایا نہیں؟

اور

آپ کا نام انیس سالہ فہرست میں لکھا گیا؟

دفتر اول کے مجاہدین کا ایک حصہ ایسا ہے کہ ان کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ ظاہر ہے کہ بقایادار کا نام تو انیس سالہ فہرست میں جو ایک کتاب میں شائع ہونے کے لئے تیار ہو رہی ہے نہیں آ سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ بقایادار اپنا بقایا ادا کریں۔ بقایا ارسال کرتے وقت تفصیل دیں کہ فلاں سال کا بقایا ہے۔ تاکہ ان کے حساب میں صحیح اندراج ہو۔ اور کسی غلطی کی وجہ سے کسی دوسری مد میں نہ پڑ جائے۔ اور ان کا نام فہرست میں لکھا جائے۔

بقایادار اصحاب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ذیل ذہن میں مستحضر رہنا چاہیئے۔ فرمایا

"میں جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خصوصاً ان لوگوں کو جو نادہند ہیں۔ اور ان کی طرف تحریک جدید کا کئی کئی سال کا بقایا ہے۔ جن دوستوں کے ذمہ تحریک جدید کے گزشتہ سالوں میں سے ایک یا ایک سے زیادہ سالوں کا تحریک جدید کا چندہ واجب الادا ہے۔ وہ یا تو اپنے وعدوں کو جلد سے جلد پورا کریں۔ اگر وہ اپنے وعدوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ وہ یا تو ہم سے معافی لے لیں۔ یا اپنے نام فہرست سے کٹوا لیں۔ تاکہ نہ تو خود گنہ گار ہوں۔ اور نہ صحیح لسٹ کے متعلق ہمیں دھوکہ لگے۔ یاد رہے ہمیں اس تحریک کے متعلق یہ نظر آتا ہے کہ اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد پانچ ہزار کے اردگرد چکر کھا رہی ہے۔ گویا اس میں حصہ لینے والوں کی تعداد اتنی ہے جتنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کشف میں بیان ہوئی"

معافی لینے والوں کو یاد رہنا چاہیئے۔ کہ بصورت معافی ان کے بقایا والے سال خالی ہو جائیں گے اور ان کا نام فہرست میں نہیں آ سکے گا۔ اگر وہ معافی لے کر ان خالی سالوں میں اپنی موجودہ مالی حالت کے مطابق حصہ لے لیں۔ تو ان کا نام بھی فہرست میں آ سکے گا۔ (وکیل المال)

— پتہ درکار ہے —

شیخ عبد العلی صاحب جو کچھ عرصہ ہوا سول ہسپتال کراچی میں بھی ملازم تھے کا پتہ درکار ہے دفتر امور عامہ کو معلوم ہوا ہے کہ مولوی عبد الرحیم صاحب راٹھور ان کو جانتے ہیں۔ اگر وہ اس اعلان کو پڑھیں تو شیخ صاحب کے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ دفتر امور عامہ ربوہ ضلع جھنگ

— پتہ مطلوب ہے —

مولوی کرم الٰہی صاحب ولد میاں حیات اللہ صاحب سکنہ دیپ گراں ضلع ہزارہ کا ایڈریس مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے ایڈریس سے آگاہ ہوں۔ وہ دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے ایڈریس اطلاع دیں۔ (ناظر بیت المال)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقوےٰ کوئی معمولی چیز نہیں ہے

"تقوےٰ کوئی چھوٹی چیز نہیں۔ اس کے ذریعہ سے ان تمام شیطانوں کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے جو انسان کی ہر ایک طاقت و قوت پر غلبہ پائے ہوئے ہیں۔ یہ تمام قوتیں نفس امارہ کی حالت میں انسان کے اندر شیطان ہیں۔ اگر اصلاح نہ پائیں گی۔ تو انسان کو غلام کر لیں گی۔ علم و عقل ہی بُرے طور پر استعمال ہو کر شیطان ہو جاتے ہیں۔ متقی کا کام ان کی اور ایسا ہی اور دیگر کل قوےٰ کی تعدیل کرنا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ انتقام غضب یا نکاح کو ہر حال میں بُرا جانتے ہیں۔ وہ بھی صحیفۂ قدرت کے مخالف ہیں۔ اور قوائے انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قوےٰ کا مربی ہو۔ نہ کہ ان کا استیصال کرے۔ رجولیت یا غضب جو خدا تعالےٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں۔ ان کو چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے۔" (ملفوظات)

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

کے ساڑھے سترہ ہزار حصوں میں سے ساڑھے چار ہزار کے قریب حصص قابل فروخت ہیں۔ جن دوستوں کو اللہ تعالےٰ نے مالی وسعت دی ہے۔ اور ان کے دل میں اسلامی لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات اور کتب کی اشاعت کے لئے تڑپ پیدا کی ہے۔ وہ حسب استطاعت اس کے حصے خریدیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے مال میں برکت دے۔ آمین۔

ایک حصہ بیس روپے کا ہے۔ جو چار قسطوں میں وصول کیا جائے گا۔ پہلی قسط پانچ روپے کی ہے۔ اگر ۴۵ دوست ایسے نکل آئیں۔ جو سو سو حصے خرید لیں۔ تو یہ تعداد پوری ہو سکتی ہے۔

درخواست کے لئے فارم ہم سے طلب کیا جائے ؎ چیئرمین الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ

تحریک خاص اور احباب جماعت

مالی مشکلات کے پیش نظر نمائندگان مجلس مشاورت نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ آئندہ تین سال کے لئے جماعت سے چندہ تحریک خاص موصی احباب سے ۳ پائی فی روپیہ کی شرح سے اور غیر موصی احباب سے ایک پیسہ فی روپیہ کی شرح سے وصول کیا جائے۔ اور یہ چندہ لازمی ہو۔ اس بناء پر آپ کی جماعت کی طرف سے ماہوار مرکزی چندہ کے ہمراہ تحریک خاص کا چندہ بھی وصول ہونا چاہیئے۔

حضرت اقدس نے یہ تحریک خاص حالات کے ماتحت جاری فرمائی ہے۔ چنانچہ اس کی اہمیت کے پیش نظر جماعتوں سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنا بجٹ تحریک خاص جلد از جلد بھجوائیں اور اس کے مطابق ادائیگی فرمائیں۔ سو فیصدی بجٹ پورا کرنے والے عہدہ داران کے نام حضرت اقدس کی خدمت میں بغرض دعا پیش کئے جائیں گے۔ (ناظر بیت المال)

رسالہ الفرقان کے متعلق اطلاع

گزشتہ ایام میں مجھے چند دنوں کے لئے قادیان جانے کا موقعہ ملا۔ اس لئے ماہ اگست کا الفرقان بیس تاریخ کی بجائے ۲۵ تاریخ کو ڈاکخانہ میں دیا جا رہا ہے۔ خریدار حضرات مطلع رہیں۔ رسالہ الفرقان کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی ۲۰ تاریخ مقرر ہے۔ خیال ہے کہ نئے سال سے اسے تبدیل کر کے یکم تاریخ کو اشاعت کی تاریخ مقرر کی جائے۔ اس بارے میں احباب اپنی رائے سے مطلع فرمائیں۔ (ابو العطاء جالندھری)

درخواست دعا

مکرم منور احمد صاحب ابن محمد احمد صاحب نیلہ گنبد امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اقتصادیات) پاس کر کے اعلیٰ تعلیم کے لئے ماہ ستمبر میں انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب ان کے مقصد میں کامیابی کے حصول اور بخیر و عافیت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ نذیر احمد سلطان پورہ لاہور

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۵۲ء

184

بھائیوں کی مدد

مشرقی پاکستان میں غیر معمولی سیلابوں کی وجہ سے جو مصیبت اس وقت آئی ہوئی ہے۔ اس سے تمام پاکستانیوں کے دل بجا طور پر سخت مضطرب ہیں۔ ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھوں نہیں کروڑوں انسان اس ناگہانی آفت کی وجہ سے آج بے گھر بے در ہو چکے ہیں۔ فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔ مکانات مسمار ہو گئے ہیں۔ سینکڑوں نیچے جوان بوڑھے مرد اور عورتیں نذرِ آب ہو گئے ہیں۔ ذخیرے برباد ہو گئے ہیں۔ الغرض کوئی پہلو ہے۔ جو مصیبت کا حامل نہیں۔ یہیں تک بات رہتی تو پھر بھی تھا مگر مزید برآں یہ کہ بیماریاں پھوٹنے کا خدشہ لگا ہے۔ یعنے آب بھی اور ہوا بھی اس وقت انسانی زندگی کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔ جو آب سے بچ رہا اس کو اب زہریلی ہوا تکمیل پر پہنچائے گی۔

یہ ایسا وقت ہے کہ ہر پاکستانی کو خواہ وہ ملک کے کسی حصہ میں رہتا ہو۔ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی اپنی وسعت و ہمت کے مطابق ہر طریق سے مدد کرے۔ جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے استطاعت بخشی ہے۔ وہ اپنا مال دیں۔ اور جو عملاً مدد کر سکتے ہوں۔ وہ عملاً مدد کریں۔ ڈاکٹر وغیرہ دولت اپنی خدمات پیش کریں۔

پاکستانیوں کے لئے تو یہ ایسا ہی سوال ہے جیسے کہ ایک خاندان کے کسی فرد کی مصیبت یا بیماری میں باقی افراد خاندان کا سوال ہوتا ہے۔ جس طرح کسی خاندان کا کوئی فرد اچانک مصیبت میں گرفتار ہو جائے۔ تو باقی افراد بغیر سوچے سمجھے بلا کسی توقف کے اس کی مدد کو دوڑ پڑتے ہیں۔ اس طرح ہر پاکستانی کو اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے دوڑ پڑنا چاہیئے۔ انفرادی طور پر اور جو لوگ کسی جماعت سے منسلک ہوں جماعتی طور پر سب کا فرض ہے کہ اپنی بساط کے مطابق بے غرض خدمت کے لئے آگے بڑھے اور کسی صلہ یا شہرت طلبی یا اعتراف خدمات کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔ کیونکہ یہ انسانی فرض ہے یہ ایسی خدمت ہے جس کا کوئی بدل نہیں۔ جس کے اجر کی امید صرف اللہ تعالےٰ ہی سے رکھی چاہیئے۔

یہ انسانی مصیبت ایسی نہیں ہے کہ اس میں ہمیں کسی صلہ کی تمنا کرنی چاہیئے۔ خواہ وہ صلہ "شکریہ" کے الفاظ میں ہو۔ ایسی خدمت بے لاگ ہونی چاہیئے۔ نہ کہ کسی پر احسان دھرنے کے لئے یا اور کوئی فائدہ حاصل کرنے کے لئے اور یہ دکھانے کے لئے کہ فلاں شخص نے یا فلاں جماعت نے بڑا کام کیا ہے۔ اس معاملہ میں نہ یہ شکوہ واجب ہے۔ کہ ہماری خدمات کا اعتراف نہیں کیا گیا یا ہماری خدمات کا ذکر اذکار تک نہیں ہوتا۔ ایسی ذہنیت کا مظاہرہ یقیناً خدمات کی قیمت کو گھٹا دیتا ہے۔ اور خواہ ہم نے کتنی بھی خدمت کی ہو۔ اس کو ضائع کر دیتا ہے۔ جب ہمارے گھر کا آدمی کسی مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے۔ تو ہمارے ذہن میں کبھی یہ بات نہیں آتی۔ کہ اپنے بھائی کو مصیبت سے بچانے کے لئے ہم نے جو ادنےٰ خدمت سرانجام دی ہے۔ اس کے لئے ہمیں اور نہیں تو کم سے کم یہ صلہ ملے گا۔ کہ خاندان میں ہمارا نام ہوگا۔ اگر ہمارے ذہن میں ایسا خیال آئے تو ہم خاک مدد کر سکیں گے۔ وہ تو ایک محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ ایک ولولہ ہوتا ہے۔ جو ہمیں اپنے بھائی کی مصیبت میں بے چین کر دیتا ہے۔ اور ہم سات کام چھوڑ کر اس کی مدد کو دوڑ پڑتے ہیں۔ اس کے سوا ہمارے ذہن میں اس وقت کوئی چیز دخل نہیں پا سکتی۔

اسی جذبہ کے زیرِ اثر ہر پاکستانی کو اپنے مشرقی پاکستان کے رہنے والے بھائیوں کی مصیبت میں اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ اور جو کچھ جس سے ہو سکے کرنا چاہیئے۔ مشرقی حصہ ملک کے رہنے والے ہمارے بھائی ہیں۔ ایک خاندان کے ارکان ہیں۔ بھائی پر بھائی کا احسان نہیں ہوتا۔ جو کچھ وہ کرتا ہے اپنے جذبۂ محبت کے زیرِ اثر کرتا ہے۔ اسے تو اور کسی بات کی سدھ بدھ نہیں ہوتی۔ ہاں البتہ ان غیر ملکیوں کا ضرور شکریہ ادا کرنا چاہیئے۔ جنہوں نے اس آڑے وقت میں ہمارا ہاتھ بٹایا ہے۔ اور ہماری مصیبت کے وقت اپنی امداد کا ہاتھ بڑھایا ہے۔ وہ ہمارے محسن ہیں۔ ان کا شکریہ ضرور ادا کرنا چاہیئے:

"نوائے وقت" سے

معاصر نوائے وقت نے کچھ دن ہوئے "پاکستانی سفارتوں" پر تبصرہ کرتے ہوئے وزارت خارجہ کو بھی موردِ الزام ٹھہرایا ہے۔ ہمیں خیال ہے کہ معاصر نے کسی موثر کے زیر اثر ایسا کیا ہے۔ ورنہ معاصر کی دور اندیشی سے یہ توقع نہیں ہو سکتی۔ کہ وہ کسی ایسے مسئلہ پر رائے زنی کرے۔ جو محض فرقہ وارانہ تعصب کی بنا پر پہلے ہی ملک و قوم کے لئے سخت باعث تباہی ثابت ہو چکا ہے۔ معاصر نے اس مسئلہ کو اپنی تحریک کی اشاعت میں پھر چھیڑا ہے۔ ہم نے معاصر کے پہلے اور موجودہ اداریہ کو غور سے پڑھا ہے۔ ہمیں ان دونوں میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی۔ جو ملک کے موجودہ حالات نیز قومی اور ملکی مفاد کے نقطہ نظر سے اس نازک مسئلہ کو معرض بحث میں لانے کے لئے وجہ جواز ہو سکتی ہو۔ معاصر لکھتا ہے۔

"کسی شخص کو جب کسی وزارت میں شامل کیا جاتا ہے تو اگر اس میں یہ دونوں خوبیاں نہ ہوں تو کم از کم ان میں سے ایک خوبی ضرور ہونی چاہیئے۔

(۱) اسے عوام کی تائید حاصل ہو۔

(۲) وہ غیر معمولی قابلیت کا مالک ہو

چوہدری ظفر اللہ خاں کے بہترین وکیل بھی یہ دعوےٰ نہیں کر سکتے۔ کہ صاحب موصوف کو عوام کی تائید حاصل ہے۔ اور ان کے بدترین مخالف بھی ان کی قابلیت سے انکار نہیں کریں گے۔"

(نوائے وقت ۲۲ اگست)

حیرت ہے کہ جب چوہدری صاحب میں وہ دونوں ہی خوبیاں نہیں۔ جو معاصر کے نزدیک ایک وزیر میں ہونی چاہئیں۔ تو پھر معاصر نے وزیر خارجہ کی ایسی طرفہ قابلیت کا اندازہ کن باتوں سے لگایا ہے جس کا نہ تو خود معاصر اور نہ چوہدری صاحب کے بدترین مخالف انکار کر سکتے ہیں

کسی شخص کی قابلیت کوئی ایسی چیز نہیں جو خلا میں کھڑی ہو۔ معاصر چوہدری صاحب کو بطور وزیر خارجہ ہی کے زیادہ جانتا ہے۔ کیا اس سے یہ نتیجہ نکالنا بے جا ہے۔ کہ یا تو معاصر کو اور دوسروں کو چوہدری صاحب کی قابلیت کے متعلق مغالطہ لگا ہے۔ اور یا پھر ... کوئی اور بات ہے۔ اور وہ بات معاصر کے نزدیک اتنی اہم ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں معاصر کو نہ تو ملک کے امن کی اور نہ اپنے متعلق اس رائے کی کوئی قدر ہے۔ جو فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں مدیر معاصر کے متعلق ظاہر کی ہے۔

معاصر نے چوہدری صاحب پر ایک یہ الزام بھی لگایا ہے۔ کہ وہ انگریزوں کے سب سے بڑے نیاز مند ہیں۔ اور پاکستان کی گزشتہ خارجہ پالیسی پر یہ اثر انداز ہوا ہے۔ افسوس ہے کہ معاصر نے کوئی ٹھوس مثال نہیں پیش کی۔ انہیں چاہیئے تھا کہ یہ الزام لگاتے ہوئے چوہدری صاحب کی کسی تقریر یا ان کے کسی رویہ کا حوالہ پیش کرتا۔ حالانکہ معاصر کے اس نظریہ کے خلاف بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ کیا فلسطین مراکش۔ لیبیا۔ مصر اور ایران کے متعلق جو وزیر خارجہ کا رویہ رہا ہے۔ انگریزوں کی نیاز مندی پر شاہد ہے؟ پھر وہ کون ہے جس نے یو۔ این او میں مغربی قوموں کی استعماری ذہنیت کا پردہ چاک کیا۔ کیا یہ انگریزوں کی نیاز مندی کے تحت ہوا؟

یا تو معاصر کو دس بیس ٹھوس مثالیں دے کر اسے ثابت کرنا چاہیئے۔ اور یا پھر یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اس نے یہ حربہ ان لوگوں سے مستعار لیا ہے۔ جن کو یہ گمان ہے کہ وہ غلط بیانیوں سے عوام کے مذہبی جذبات کو برانگیختہ کر کے جس کی چاہیں پگڑی اچھال سکتے ہیں۔ جس کا تجزیہ تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں خاص طور پر کیا ہے۔

معاصر خواجہ ناظم الدین صاحب کی اس توضیح کو بھی فراموش کر گیا ہے۔ جو انہوں نے مجلس عمل کے وفد سے وزیر خارجہ کو معزول نہ کرنے کے جواز میں پیش کی تھی۔ کہ ظفر اللہ کے بغیر امریکی گندم کا ملنا محال ہے۔ اس وقت تو موجودہ وزیر اعظم امریکہ میں تھے۔

امریکہ کے ساتھ خوشگوار تعلقات میں گورنر جنرل اور وزیر اعظم کا جو حصہ ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ مگر چوہدری صاحب کو اس سے خارج کرنا حقائق سے پرلے درجے کی ناواقفیت کا اظہار ہے۔ اور بہت بڑی جسارت ہے۔

افسوس ہے کہ عوام کی تائید اور نا تائید کا معیار بھی معاصر نے مستعار ہی لیا ہے۔ اگر ان لوگوں کے دعووں کو معیار ٹھہرایا جائے۔ تو پھر مائی شریف نے جو ادعا کیا ہے۔ کہ حزب اختلاف کو اب موقعہ ملنا چاہیئے۔ یقیناً ٹھوس بنیادوں پر قائم ماننا پڑے گا۔ مگر معاصر اس کے برخلاف اپنی رائے ظاہر کر چکا ہے۔ اگر عوام کی تائید کا سوال ہے۔ تو ان لوگوں کے فیصلے کے مطابق تو عوام کی تائید نہ تو وزیر اعظم نہ گورنر جنرل اور نہ کسی صوبے کے وزیر اعلیٰ اور نہ کسی مرکزی اور صوبائی وزیر کو ہی حاصل ہے۔ معاصر اس کو اچھی طرح جانتا ہے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۷)

جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ

جرمن ترجمۃ القرآن پر ایک کیتھولک پادری کی تنقید

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جرمن زبان میں ہمارا شائع کردہ ترجمۃ القرآن لوگوں کی توجہ کو کھینچ رہا ہے۔ اور اس کے متعلق موافق اور مخالف تنقیدات اخبارات میں نکل رہی ہیں۔ اس موقع پر ہم جرمنی کے ایک اخبار Kirchen Zeitung, Luzern کی اشاعت مورخہ ۳ جون ۱۹۵۴ء کا اقتباس پیش کرتے ہیں۔ یہ تبصرہ نگار ایک کیتھولک پادری ہے۔ اس کے الفاظ بتاتے ہیں کہ کس طرح اس کتاب نے اس کے معتقدات کو جھنجھوڑ ڈالا ہے وہ ان کی کمزوری کو دیکھتا ہے۔ لیکن ان کی مدافعت کے لئے اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ کتاب "اپنے سائنٹیفک طرز استدلال کے باعث بہت مؤثر بن گئی ہے"۔

تنقید نگار سے احمدیت کی وجہ تسمیہ کے بیان میں کوتاہی ہوئی ہے۔ وہ یہ سمجھا ہے کہ ہم لوگ احمدی اسی وجہ سے کہلاتے ہیں کہ بانی سلسلہ کا نام احمد تھا۔ حالانکہ واقعہ یہ نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے جلالی نام محمدؐ اور جمالی نام احمدؐ اور حضرت مرزا صاحب نے جو اپنی جماعت کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ رکھا۔ تو اس لئے کہ آپ نے جماعت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جمالی نام احمدیت کی طرف منسوب کیا حضور خود فرماتے ہیں:۔

"اور اس فرقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا گیا کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دو نام تھے۔ ایک محمد صلے اللہ علیہ وسلم دوسرا احمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اسم محمد جلالی نام تھا۔ اور اس میں یہ مخفی پیشگوئی تھی۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے۔ جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا۔ اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم احمد جمالی نام تھا۔ جس سے یہ مطلب تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح تقسیم کی کہ اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا اور ہر طرح صبر و شکیبائی کی تعلیم تھی۔ اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد کا ظہور کرے گا۔ اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اس وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام "فرقہ احمدیہ" رکھا جائے"۔

(اشتہار مجریہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

تنقید نگار کو اس امر پر بھی تعجب ہے کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی لکھائی چھپائی کاغذ اور جلد والی کتاب ہم قدر ارزاں کس طرح بیچ رہے ہیں۔ حالانکہ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ قرآن مجید کی اشاعت کو منافع اندوزی کا ذریعہ نہیں بنایا گیا۔ اور ان کارکنوں نے جن کے ذمہ اس کی طبع و اشاعت کا کام تھا۔ ایک ایک پیسہ کی بچت کر کے کم سے کم لاگت کے ساتھ اسے شائع کیا ہے۔ ورنہ اس کی وجہ یہ نہیں کہ بانی سلسلہ کسی بہت بڑی دولت کے اثاثہ دے گئے ہیں۔

(نائب وکیل تالیف تصنیف تحریک جدید ربوہ)

سوئٹزرلینڈ میں اسلام کا مذہبی اقدام

"سنہ ۱۹۴۷ء کے آغاز بہار سے ہی زیورخ میں چند اسلامی مبلغین رہائش پذیر ہیں۔ "مبلغ" کا نام انہوں نے اپنے لئے خود انتخاب کیا ہے۔ جن میں سے ایک مسٹر غلام احمد بشیر اب ہالینڈ میں منتقل ہو گئے ہیں۔ اور وہاں اسلام کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ زیورخ مشن کے انچارج پروفیسر مسٹر الیس ناصر احمد ہیں۔

جس چیز کو یہاں اسلام کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ وہ فرقہ احمدیہ کے اسلامی نظریات ہیں۔ اس فرقہ کا نام بانیٔ سلسلہ کے نام "احمد" پر رکھا گیا ہے۔ جو ۱۸۳۵ء میں شمالی ہند کے شہر لاہور سے ۷۰ میل دور ایک بستی قادیان کے رئیس مرزا غلام مرتضےٰ کے ہاں پیدا ہوئے۔ مرفع الحال باپ کے گھر میں انہیں دنیاوی عیش و آرام کا کافی موقعہ میسر تھا۔ لیکن آپ نے ۱۸۷۵ء میں نبوت کا دعوےٰ کر کے نہ صرف مسلم دنیا میں بلکہ دیگر قوموں میں بھی حقیقی اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو جاری رکھا۔ یہاں تک ۱۹۰۸ء میں آپ کی وفات کے وقت تو آپ کو ماننے والوں کی تعداد ایک لاکھ مخلصین تک جا پہنچی۔ یہ لوگ دنیا کے ہر گوشہ میں پھیل گئے اور ہمارے اندازہ کے مطابق بانی سلسلہ کے متبعین کی تعداد اس وقت ڈیڑھ لاکھ کے لگ بھگ ہو گی جماعت کے موجودہ امام حضرت احمد اجو اپنے آپ کو یہودیوں مسیحیوں اور مسلمانوں کا موعود مسیح قرار دیتے تھے) کے بیٹے صاحبزادہ مرزا محمود احمد ہیں۔ سوئٹزرلینڈ کے علاوہ اٹلی۔ فرانس۔ سپین۔ ہالینڈ اور جرمنی میں بھی احمدیہ مسلم مشن قائم ہیں۔

یہ مسلمان مبلغ اپنے "واحد سچے مذہب" کی پر زور اشاعت میں سرگرم عمل رہتے ہیں۔ اپنے اس مقصد کے لئے وہ پریس۔ اشتہارات پمفلٹ اور لیکچروں کے علاوہ ذاتی ملاقاتوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص ان کی باتوں کی طرف سطحی توجہ بھی دے تو یہ لوگ تو دوز کی مباحثہ ایسے موقعہ کو بھی ضائع نہیں ہونے دیتے۔ ان کا ایک کتابچہ جسے وہ ہر موقعہ پر اور ہر جگہ پیش کرتے ہیں۔ اس مضمون پر مشتمل ہے۔ کہ مسیحؑ کی موت صلیب پر نہیں ہوئی بلکہ وہ طبعی وفات حاصل کر کے ہندوستان کی ریاست کشمیر کے شہر سرینگر میں دفن ہوئے۔ اس دعوے کے ثبوت کے طور پر مقبرہ کا ایک فوٹو بھی دکھلاتے ہیں۔ ہمارے لئے اس بارہ میں کسی قسم کی تنقید بے فائدہ ہو گی۔

حال ہی میں گذشتہ مارچ میں ان لوگوں نے مبارزت کی طرف ایک اور قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے جرمن زبان میں عربی متن کے ساتھ قرآن کریم کا ترجمہ شائع کیا ہے۔ یہ کتاب ۸۰۰ صفحات پر مشتمل اور ظاہری حسن و خوبی سے آراستہ صرف ۱۸ فرینک میں ملتی ہے (اس تحریک کا کاروبار ضرور اب تک اس کے بانی کے اموال کا مرہون احسان ہوگا۔ ورنہ اس قلیل قیمت کے لئے کوئی وجہ جواز تلاش نہیں کی جا سکتی۔)

کتاب کا عنوان "The Holy Quran" (یعنی قرآن پاک) ہے۔ عربی جرمن۔ جو مبسوط دیباچہ کے ساتھ مکمل صورت میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے"۔

اس کتاب کی اشاعت کے ذمہ دار زیورخ اور ہیمبرگ مشن ہیں۔ اور ناشرین "دی اورنٹیل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن ربوہ (پاکستان) ہیں۔ یہ کتاب جو اپنے دیباچہ کے بغیر بھی مکمل ہے اور جو قانون ۱۳۹۹ کے تحت ممنوع قرار دی گئی تھی۔ اس پر کسی بحث و تمحیص کی ضرورت نہیں۔ اس کا دیباچہ بھی بالکل اس کتاب کی طرح خطرناک ہے جو عمداً عیسائیت کو مضحکہ خیز اور خلاف عقل قرار دینے کی طرف راغب ہے۔ ہر وہ شخص جو تعارف لکھنے کے انداز سے معمولی واقفیت بھی رکھتا ہو۔ اس کے صفحات سے بآسانی گذر نہیں سکتا۔ لیکن بدقسمتی سے بہت سے وہ لوگ جو علمی مطالعہ میں اپنے آپ کو مشغول رکھتے ہیں۔ ہاں بلکہ وہ بھی جو اپنے علوم میں خاص مہارت حاصل کر چکے ہیں ان کا شمار بھی اس جہت سے غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں ہوتا ہے۔ جس جہت سے کتاب اپنے سائنٹیفک طرز استدلال (جسے مصنف نے اکثر استعمال کیا ہے) کے باعث بہت بہت مؤثر بن گئی ہے۔

مصنف نے جن باتوں پر زور دیا ہے۔ ان میں سے چند ایک نمونے پیش ہیں

۲۳-۲۵ صفحات پر وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مسیح کوئی عالمگیر مصلح نہ تھے۔ بلکہ ان کا دائرہ عمل صرف بنی اسرائیل تک محدود تھا بلکہ وہ متی ۱۱ : ۲۸ کو بھی نئے معانی پہنا کر اسے قبیلۂ اسرائیل پر منطبق کرتے ہیں۔ اپنے الفاظ میں وہ اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ "محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی شخص بھی نہ تھا۔ جس نے ساری دنیا کو خطاب کیا ہو۔ اور قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہ تھی۔ جس نے ساری دنیا کو مخاطب کرنے کا دعوےٰ کیا ہو"۔

صفحہ ۳۰ پر اور اس سے آگے وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کہ موجودہ صورت میں بائیبل جو عہد عتیق کا حصہ ہے۔ اب خدا کے کلام پر مشتمل نہیں ہے۔ بلکہ خدا کے کلام پر اس قدر اضافہ کیا گیا ہے کہ اسے حتمی طور پر کلام الٰہی نہیں کہا جا سکتا اس بات کے ثبوت میں جو مثالیں انہوں نے پیش کی ہیں۔ انہیں ٹریننگ کالج کا ہر طالب علم دو چار مسائل سے واقفیت کے بعد جھٹلا سکتا ہے۔ لیکن ان کے نزدیک یہ حقائق پر مبنی ہیں۔

ص۲۴ اور اس کے بعد کے حصہ میں انہوں نے بائیبل کی متضاد باتوں پر قلم اٹھایا ہے۔ اور ہمیں افسوس سے یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ کچھ مثالیں واقعی انہوں نے ڈھونڈ نکالی ہیں۔ گو ان تمام مثالوں کی وضاحت ہماری بائیبل کے ایک عام ایڈیشن میں موجود ہے۔ جہاں ان کو حل کیا گیا ہے۔ مصنف نے کئی ایک مثالوں کو بنیاد قرار دیا ہے (جن کی صحت اور قدر و منزلت پر بائیبل کے ہر بڑے ایڈیشن میں ذکر موجود ہے) اور جہاں کہیں وہ کسی آیت میں غلطی یا اس کے عدم امکان کو ثابت کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنی کامیابی پر تفاخر کیا ہے۔ ان کے نزدیک وہ حصہ جس میں حضرت نوحؑ کے شراب سے مدہوش ہونے اور ان کے بیٹوں کے چال چلن کا ذکر ہے۔ کسی صورت میں درست نہیں۔ وہ پاکباز انسان تھے۔ اس وجہ سے مصنف کے نزدیک یہ کلام خلاف عقل اور صداقت کے منافی ہو جاتا ہے۔ جسے یہودی علماء نے اپنے گناہوں پر پردہ ڈالنے کی خاطر تورات میں شامل کر دیا ہے۔ (ص۴۲)

مصنف نے عہد نامہ جدید پر بھی گہری تنقید کی ہے۔ یہ امر نہایت تعجب انگیز اور حیرت کن ہے کہ انہوں نے ص۴۲ اور اس کے بعد کے صفحات پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عہد نامہ جدید کو ان مصنفین کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔ جو ہمارے نزدیک ان کی تصنیف کے ذمہ دار تھے۔ مصنف نے اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ انجیل کا عبرانی زبان میں کوئی نشان نہیں ملتا۔ جبکہ مسیح کے وقت اور اس کے بعد عبرانی ہی فلسطین کی زبان تھی۔ مصنف بظاہر اس بات سے ناواقف معلوم ہوتے ہیں۔ کہ آرامی زبان نے پیدائش مسیح سے بہت پہلے فلسطین میں ملک کی زبان کا مقام حاصل کر لیا تھا۔ بایں ہمہ اس بارہ میں مصنف کا طرز استدلال ہرگز کوئی بات ثابت نہیں کر سکا۔

نئے عہد نامہ میں متضاد باتوں کی جو لسٹ پیش کی گئی ہے وہ بہت دلچسپ ہے۔ ص۵۰ اور اس کے بعد متی ۱۴ : ۲۷ - ۲۵ پر یوں تنقید فرماتے ہیں کہ "یہ بھی ایک انتہائی واہمہ ہے کہ کوئی آدمی پانی کی سطح پر چل سکے"۔ وہ اپنی تنقید اسی طریق پر جاری رکھتے ہیں۔ ہوشیار! کہ عیسائی پادریوں کے

احمدی نوجوانوں کے فرائض اور ذمہ داریاں

(۲)

نوجوانوں کے لئے ضروری امور

ضروری ہے۔ کہ دستور العمل ہر وقت ہمارے سامنے ہو۔ اور یہ دستور العمل قرآن کریم ہے۔ کم سے کم اس کے ابتدائی متن جن سے موٹے طور پر انسان خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو سیکھ سکتا ہے۔ اس سے تو ہمارے نوجوان آگاہ ہونے چاہئیں پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو نمونہ دنیا کے لئے قائم کیا۔ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زندگی کے موٹے موٹے واقعات سے بھی واقفیت ہونی ضروری ہے۔ جن سے معلوم ہو سکے۔ کہ قرآن کریم پر عمل کیسے کرنا چاہیئے۔ پھر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے جو نمونہ بھیجا۔ اُن کی زندگی سے بھی آگاہی چاہیئے۔ اور یہ معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ وہ زندگی کے ہر شعبہ کے لحاظ سے کیا چاہتے تھے۔ اس کے بعد جو جرنیل ہمیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ اور جس کی قیادت میں وہ جنگ جو نیکی اور بدی کے درمیان جاری ہے ہم لڑ رہے ہیں۔ ان کی ہدایات پر پوری طرح عمل ہونا چاہیئے۔ اور وہ آپ کی ذہنی زندگی کا حصہ بن جانی چاہئیں۔

احمدی نوجوانوں میں سے اکثر ایسے ہیں جو احمدیت میں پیدا ہوئے۔ اور اسی ماحول میں پرورش پائی۔ اس لئے ان کے ذہنوں کو ان باتوں سے صاف ہونا چاہیئے۔ جو پہلے لوگوں کے ذہنوں میں پہلے سے رچ بس چکی تھیں۔

دنیا کی نئی عمارت بنانے کی تیاری

پھر ہمارے سامنے آج وہ عمارت گر رہی ہے۔ جسے گرا کر اس کی جگہ نئی بنانا ہمارا مقصد ہے۔ اور اس سے دلوں میں یہ گھبراہٹ پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ کیا ہم نئی عمارت بنانے کے لئے تیار بھی ہو گئے ہیں۔ دنیا میں اور کوئی جماعت نہیں۔ جو اس عمارت کے بنانے کا بیڑا اُٹھانے والی ہو۔ کہ جو ہم سمجھتے ہیں بننی ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے ابھی سے اس پر خیال آرائیاں شروع کر دی ہیں۔ پھر ان کے سامنے کوئی نہ کوئی ڈھانچہ ہے۔ مگر ہم نے ان سب میں تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ اور ویسے رنگ میں اسے بنانا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ اسے بنایا جائے۔ یہ نہیں کہ جیسے بنے بنا لیں۔ بلکہ ضروری ہے۔ کہ اسلام نے جو طریق بتایا ہے۔ اس کے مطابق بنائیں۔ ہر شعبہ میں ہم نے دنیا کے نظام کو بدلنا ہے۔ اس لئے ہمیں اس کی تفاصیل سیکھنی چاہئیں تا اگر کسی کو باہر بھیجا جائے۔ اور فرض کرو کوئی ملک اسے ماننے کے لئے تیار بھی ہو جائے۔ اور وہاں کے لوگ پوچھیں۔ کہ وہ بتاؤ کونسا نظام ہے۔ جو تم پیش کرتے ہو۔ تو وہ اسے اچھی طرح بیان کر سکے گی۔ بالآخر دنیا اس امر کی متلاشی ہوگی۔ کہ کوئی ایسا نظام اسے مل جائے۔ جس پر چل کر وہ پچھلی غلطیوں سے بچ جائے۔ اور وہ زیادہ خوشحال ہو سکے۔ پھر صرف اصول بتا دینا کافی نہ ہوگا۔ بلکہ لوگ جرح کریں گے۔ اور کئی سوالات کریں گے۔ اس لئے ان کا سیکھنا ضروری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور یہ کہ اس کی برکتیں کیسے مل سکتی ہیں۔ اس کا پوری طرح علم ہونا ضروری ہے۔

خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے؟

ہم نے عملی طور پر احمدیت کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو دنیا میں جاری کرنا ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے یہ علم ہونا ضروری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی مرضی کیا ہے۔ اور جب یہ معلوم ہو جائے۔ تو ذہنی ترقی مکمل ہو چکی ہوگی۔

عملی نمونہ پیش کرنے کی ضرورت

بے شک ہماری جماعت کے بعض حصوں نے کافی ترقی کی ہے۔ مگر یہ انفرادی نمونے ہیں۔ لیکن جماعتی رنگ میں بھی ہمیں نمونہ بننا چاہیئے۔ تا اگر کوئی پوچھے۔ کہ احمدیت کو قبول کر کے دنیا کیسی ہو جائے گی۔ تو ہم اسے بتا سکیں۔ مرکز سلسلہ میں ہم ایسا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ بعض اور دیہات ہیں۔ جن میں احمدی مالک ہیں۔ اور وہاں ہم ایسا نمونہ قائم نہ کرنے کی وجہ سے ملزم بن رہے ہیں۔ پس ہمیں اقتصادی اور تمدنی نظام میں نمونہ بننا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک کوئی نمونہ سامنے نہ ہو ہم تیاری کیسے کر سکتے ہیں۔

ہر قربانی کے لئے تیار رہو

پس پہلی ضروری چیز تو یہ ہے کہ علم حاصل کیا جائے۔ اور دوسری ضروری چیز نظام کی روح کی پابندی ہے۔ ہمیں یہ ثابت کر دینا چاہیئے کہ ہم سے جس قربانی کا بھی مطالبہ کیا جائے گا۔ ہم اسے پیش کر دیں گے۔ جو شخص اپنا آدھ گھنٹہ وقت نہیں دے سکتا۔ وہ جان بھی نہیں دے سکتا۔ جو شخص ایک دو پیسہ کی قربانی کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا وہ سارا مال قربان کرنے کے لئے کیونکر تیار ہو سکتا ہے۔

پس نظام کی رُوح کی پوری پوری پابندی سیکھنی چاہیئے۔ اور اس کی ایسی مشق ہونی چاہیئے کہ جس طرح ریل پٹڑی پر چلتی ہے۔ اسی طرح آپ کی زندگی ان اصول پر چل رہی ہو۔ اور یہ نظامی روح کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ دوسرے ملکوں میں ڈسپلن کی پابندی کے آج ایسے ایسے نمونے نظر آتے ہیں۔ کہ جنہیں دیکھ کر ہمیں شرم آتی ہے۔ ہم میں ابھی کئی ہیں۔ جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سستی دکھاتے ہیں۔ اور بہانے بناتے ہیں۔ لیکن جب تک ہم میں ایک بھی ایسا آدمی ہے۔ ہمیں چین نہیں آنا چاہیئے۔ پہلے اپنے دلوں کو خدا تعالیٰ کا عرش بنا لیں۔ تب ہی دوسروں کو منوا سکتے ہیں۔ چاہیئے۔ کہ ہماری ہر حرکت اور ہر سکون سے خدا تعالیٰ نظر آئے۔ ہم میں سے ہر ایک کو یہ یقین ہونا چاہیئے۔ کہ وہ ایسا ستون ہے۔ جس پر دین اور اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ اور اگر وہ ذرا ڈگمگایا۔ تو عمارت گر جائے گی۔ یہ کبھی خیال بھی نہ کرو۔ کہ اتنے لاکھ اور ہیں بلکہ یہ سمجھو۔ کہ ہر ایک تم میں سے اکیلے ہی علمبردار ہے۔ اور تم نے اکیلے ہی نمونہ قائم کرنا ہے۔

خدام الاحمدیہ کا چودھواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۵-۶-۷ نومبر ۱۹۵۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار

(۱) مجلس شوریٰ خدام الاحمدیہ منعقد ہوگی۔ جس میں مجلس کی ترقی کے لئے تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

(۲) مجلس مرکزیہ کا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا بجٹ پیش کیا جائیگا۔

(۳) خدام کو تین دن رات اپنے مقدس مرکز میں رہ کر اخلاقی اور روحانی تربیت دی جائے گی۔

(۴) خدام میں تقاریر و مضمون نویسی کی ترغیب کیلئے علمی مقابلے ہونگے

(۵) خدام کی صحتیں برقرار رکھنے کیلئے مختلف قسم کی ورزشوں کے نمونے دیئے جائیں گے۔ اور ان کے مقابلے کرائے جائیں گے۔

الغرض اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کو ملک و قوم کے لئے مفید وجود بننے کی عملی تربیت دی جائے گی جس میں ہر خادم کو شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری کرنی چاہیئے۔

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

جناب صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی اپیل

محترم اراکین مجالس انصار اللہ پاکستان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو معلوم ہے۔ کہ ہمارے قائد تبلیغ مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعۃ المبشرین نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ماہوار رسالہ الفرقان جاری کر رکھا ہے۔ یہ رسالہ تین سال سے بہترین دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے ذریعہ سے قرآنی علوم و حقائق کا اظہار ہوتا ہے۔ مخالفین اسلام کے رد میں ٹھوس مقالات شائع ہوتے ہیں۔ اس رسالہ کے جملہ مضامین فضیلت اسلام و قرآن مجید ظاہر کرتے ہیں۔ احمدیت پر کئے جانے والے اعتراضات کے بھی جواب دیئے جاتے ہیں۔ الغرض یہ رسالہ ایک عمدہ اور مفید رسالہ ہے۔ تمام مجالس انصار اللہ کو اپنے اپنے حلقہ میں اس کی توسیع اشاعت کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ ہر مستطیع فرد جماعت کو اس رسالہ کا خریدار بننا چاہیئے۔ بلکہ مالی طاقت رکھنے والے دوستوں کو چاہیئے۔ کہ بطور تحفہ اپنے دوسرے احباب کے نام بھی رسالہ جاری کرائیں۔ یہ ہم خرما و ہم ثواب کا موقع ہے۔

اُمید ہے کہ مجالس انصار اللہ خاص طور پر اس اپیل پر توجہ فرمائیں گی۔

(مرزا عزیز احمد (ایم۔ اے) صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اقوام متحدہ کا نظام عمل

سیکورٹی کونسل

۱۔ سیکورٹی کونسل اقوام متحدہ کے چھ بڑے شعبوں میں سے ایک شعبہ ہے۔ دوسرے شعبوں کے نام یہ ہیں جنرل اسمبلی۔ اکنامک اور سوشل کونسل عالمی عدالت اور سیکرٹریٹ۔

۲۔ سیکورٹی کونسل کا فرض دنیا کے تمام حصوں میں امن اور حفاظت قائم کرنا ہے۔

۳۔ کونسل کے گیارہ ممبر ہوتے ہیں۔ ان میں سے ۵ ممبر (چین۔ فرانس۔ روس۔ برطانیہ اور امریکہ) مستقل ممبر ہیں۔ باقی ۶ ممبروں کا جنرل اسمبلی میں ۲ سال کی مدت کے لئے انتخاب کیا جاتا ہے۔

۴۔ ضابطے سے متعلق امور کو چھوڑ کر باقی تمام معاملات کا فیصلہ سیکورٹی کونسل صرف اسی صورت میں کر سکتی ہے۔ جبکہ اس امر کے حق میں ۷ ممبروں کے ووٹ حاصل ہو جائیں۔ اور ان ۷ ممبروں میں ۵ مستقل ممبروں کا شامل ہونا لازمی ہے۔ اگر ان ۵ مستقل ممبروں میں سے ایک ممبر بھی کسی تجویز کی مخالفت کر دے۔ تو کونسل اس تجویز کو منظور نہیں کر سکتی۔ اس کو عام طور سے "ویٹو" کہا جاتا ہے۔ عملی طور پر اگر کوئی مستقل ممبر چاہے۔ تو ووٹ دینے سے انکار کر سکتا ہے۔ (یعنی کسی امر کے بارے میں "ہاں" یا "نہیں" نہ کہے) اس طرح تجویز کے راستے میں رکاوٹ حائل نہیں ہوتی۔ ووٹ دینے کا یہ قاعدہ کونسل کے تمام " فیصلوں پر عاید ہوتا ہے۔ چاہے یہ سفارش کی شکل میں ہوں۔ یا انہیں کار بند فیصلوں یا احکام کی شکل دی جائے۔ لیکن اگر کسی معاملہ میں کوئی ممبر خواہ وہ مستقل ہی کیوں نہ ہو۔ فریق کی حیثیت رکھتا ہے۔ تو اس معاملے کو جب پر امن طریقہ سے طے کرنے کے لئے ووٹ لئے جائیں۔ تو یہ ممبر رائے شماری میں حصہ نہیں لیتا۔

۵۔ اقوام متحدہ کے ممبروں نے امن قائم کرنے کی سب سے بڑی ذمہ داری سیکورٹی کونسل کے سپرد کی ہے۔ اور اس امر پر اتفاق کیا ہے۔ کہ کونسل اس ذمہ داری کو ادا کرتے وقت تمام ممبروں کی طرف سے عمل کرتی ہے۔

۶۔ جس وقت بھی اور جہاں کہیں بھی قوموں کے درمیان امن ٹوٹنے کا خطرہ پیدا ہو۔ سیکورٹی کونسل کا اجلاس طلب کیا جا سکتا ہے۔

۷۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق اگر کسی ملک پر حملہ ہو۔ تو اسے اجازت ہے۔ کہ سیکورٹی کونسل کے عمل کرنے تک تنہا یا دوسرے ملکوں کے ساتھ مل کر اپنا بچاؤ کرے۔ لیکن اس کا فرض ہے۔ کہ اپنے اقدامات سے سیکورٹی کونسل کو باخبر رکھے۔ پھر کونسل فیصلہ کرے گی۔ کہ اسے کیا کرنا چاہیئے۔

۸۔ اگر دنیا کے کسی حصہ میں کوئی جھگڑا (فساد) ہو۔ تو کونسل اس بارے میں تحقیق کرے گی۔ اور فیصلہ کرے گی۔ کہ یہ جھگڑا بڑھ کر جنگ کی صورت تو اختیار نہیں کرتا۔ مثلاً یونان نے کونسل سے شکایت کی۔ کہ یونان کی حکومت کے خلاف جو دستے حملے کر رہے ہیں۔ انہیں ہمسایہ ملکوں سے مدد مل رہی ہے۔ اور اس طرح بلقان میں امن کے لئے خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ کونسل نے اس بارے میں حالات کی تحقیق کے لئے ایک کمیشن موقع پر بھیجا۔

۹۔ جنرل اسمبلی یا سکرٹری جنرل کونسل کو ہر ایسے امر سے مطلع کر سکتے ہیں۔ جو امن کے لئے خطرہ بن سکتا ہے۔

۱۰۔ غیر ممبر ملک بھی اپنے جھگڑے کونسل میں پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے۔ کہ اس سے پہلے وہ ان ذمہ داریوں کو قبول کر لیں۔ جو چارٹر نے پر امن تصفیے کے لئے عائد کی ہیں۔

۱۱۔ ان ذمہ داریوں میں سے ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ اگر کوئی ملک اس قسم کے جھگڑے میں پھنس جائے۔ جس سے نقص امن کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ تو اسے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ یہ جھگڑا پر امن طریقے سے طے ہو جائے۔

۱۲۔ اقوام متحدہ کے چارٹر نے پر امن طریقے سے جھگڑا طے کرانے کے مختلف طریقے بتائے ہیں۔ مثلاً مذاکرات (یعنی ان ملکوں کے درمیان پر امن طریقہ سے بات چیت) تحقیقات (حالات معلوم کرنا) مصالحت (کسی غیر متعلق شخص سے جھگڑا چکانے میں مدد کی درخواست کرنا) ثالثی (کسی غیر متعلق شخص سے فیصلہ کرانا) عدالتی فیصلہ (عالمی عدالت یا کسی اور عدالت کے سپرد معاملہ کرنا) اور طبقاتی انتظام کے ذریعہ معاملہ طے کرنا۔ اس کے علاوہ اگر وہ ملک چاہیں۔ تو کسی اور ذریعے سے بھی پر امن طریقے سے معاملہ طے کرا سکتا ہے۔

۱۳۔ کونسل ملکوں سے کہہ کر اس طرح بھی معاملات طے کرا سکتی ہے۔ مثلاً جب ایران نے کونسل میں شکایت پیش کی۔ کہ ایران کی سرزمین پر روسی فوجوں کی موجودگی سے نقص امن کا خطرہ ہے۔ تو کونسل نے سب سے پہلے دونوں ملکوں سے دریافت کیا۔ کہ اس بارے میں ان کی آپس کی گفت و شنید کا نتیجہ کیا نکلا ہے۔

۱۴۔ ایک اور موقع پر کونسل نے دو ملکوں کو آپس میں جھگڑا طے کرنے کا ایسا ہی مشورہ دیا تھا۔ وہ کورفو کا قضیہ تھا۔ اس موقعہ پر برطانیہ اور البانیہ کے درمیان کورفو کی نہر میں دو برطانی جہازوں کے سمندری سرنگوں سے اڑ جانے پر جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ اس حادثہ میں کچھ برطانی ملاحوں کی جانیں بھی ضائع ہوئی تھیں۔ یہ حادثہ البانیہ کی سرحد کے قریب ہی پیش آیا تھا۔ برطانیہ نے اس حادثہ میں البانیہ کو قصوروار ٹھہرایا تھا۔ البانیہ نے کہا تھا۔ کہ برطانوی جہازوں کو اس علاقہ میں آنے کا کوئی حق نہیں تھا۔ سیکورٹی کونسل نے سفارش کی تھی۔ کہ یہ معاملہ عالمی عدالت میں پیش کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سیکورٹی کونسل نے یہ سفارش کرتے وقت چارٹر کے اس مضمون کو ذہن میں رکھا تھا۔ کہ قانونی مسئلے ہمیشہ عدالت میں پیش ہونے چاہئیں۔

۱۵۔ سیکورٹی کونسل کسی ایسے جھگڑے کو طے کرانے یا ایسے حالات پر قابو پانے کے متعلق بھی سفارش کر سکتی ہے۔ جن سے نقص امن کا خطرہ ہو۔ مثلاً پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر پر تنازعے اور انڈونیشیا اور نیدرلینڈز کے قضیئے کو طے کرانے کے لئے کونسل نے کمیٹیاں مقرر کیں۔ جن کے ممبر اقوام متحدہ کے ممبر ملک تھے۔ ان کمیٹیوں کا مقصد یہ تھا۔ کہ فریقین کو جھگڑا طے کرانے میں مدد دیں۔

۱۶۔ کونسل اس بات کی بھی سفارش کر سکتی ہے۔ کہ جھگڑا کیسے طے کیا جائے۔ مثلاً کونسل نے سفارش کی۔ کہ انڈونیشیا کو آزادی ملنی چاہیئے

۱۷۔ اگر کہیں جنگ شروع ہو جائے۔ تو عموماً کونسل سب سے پہلے دونوں ملکوں کو جنگ بند کرنے کا حکم دیتی ہے۔ اور پھر پر امن طریقے سے معاملہ طے کراتی ہے۔ مثال کے طور پر کونسل نے فلسطین۔ کشمیر اور انڈونیشیا میں یہ طرز عمل اختیار کیا تھا۔

۱۸۔ بھارت اور پاکستان کی آپس میں اس بات پر لڑائی ہو رہی تھی۔ کہ کشمیر پر کس کا قبضہ ہو۔ کونسل نے انہیں جنگ بند کرنے اور اقوام متحدہ کے کمشن کے ذریعہ اس مسئلے کو پر امن طریقے سے طے کرنے کو کہا۔ دونوں ملکوں نے یہ بات مان لی۔ اور اس تجویز کو منظور کر لیا۔ کہ کشمیر کے باشندے ووٹ کے ذریعے اس امر کا فیصلہ کریں گے۔ کہ کشمیر کس ملک کے قبضہ میں رہے گا۔

۱۹۔ سنہ ۱۹۴۸ء اور سنہ ۱۹۴۹ء میں کونسل نے انڈونیشیا اور نیدرلینڈز سے جنگ بند کرنے کو کہا۔ اس وقت انڈونیشیا پر نیدرلینڈ کی حکومت کا قبضہ تھا۔ اور انڈونیشیا کی آزادی کے متعلق جھگڑا ہو رہا تھا۔ طرفین نے جنگ بند کر دی۔ کونسل نے ان کی مدد کے لئے ایک کمیشن بھیجا۔ تاکہ ان کا آپس میں فیصلہ ہو سکے۔ سب نے گول میز کانفرنس میں شرکت کی۔ اور انڈونیشیا کی آزادی کے لئے راستہ نکل آیا۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں انڈونیشیا اقوام متحدہ کا ممبر بن گیا۔

۲۰۔ اگر اقوام متحدہ جنگ بند کرنے کے لئے کہے۔ اور طرفین میں سے ایک ملک جنگ بند کرنے سے انکار کر دے۔ تو کونسل فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ اس حکم پر عمل درآمد کرانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ مثلاً کونسل فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ اس ملک کے مواصلات کو بند کر دیا جائے۔ یا اس ملک سے سفارتی تعلقات منقطع کر دیئے جائیں۔ [illegible] آخری حربہ یہ ہے۔ اس ملک پر فوج کشی کی جائے۔ کونسل کے ان فیصلوں پر تمام ممبر ملکوں کو عمل کرنا لازمی ہے۔

۲۱۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں کونسل نے فلسطین کے معاملے میں ان اقدامات پر غور کیا تھا۔ کیونکہ اس وقت فلسطین میں عرب اور اسرائیل کے درمیان پھر جنگ شروع ہو گئی تھی۔ حالانکہ اس سے قبل اقوام متحدہ کے ثالث کاؤنٹ برنا ڈوٹ کے ذریعہ صلح کرائی جا چکی تھی۔ طرفین نے کونسل کا جنگ بند کرنے کے بارے میں حکم مان لیا۔

۲۲۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں شمالی کوریا والوں نے جنوبی کوریا پر حملہ کیا تھا۔ لیکن جب سیکورٹی کونسل نے جنگ بند کرنے اور فوجیں واپس ہٹانے کو کہا۔ تو شمالی کوریا والوں نے دونوں باتیں ماننے سے انکار کر دیا۔ کونسل نے دوسرے ملکوں سے سفارش کی۔ کہ جنوبی کوریا والوں کی شمالی کوریا والوں کو اپنے علاقے سے نکالنے میں مدد کریں۔ اور امن قائم کرنے میں ان کا ہاتھ بٹائیں۔ تین سال تک لڑائی جاری رہی۔ اس میں جنوبی کوریا اور امریکہ اور دوسرے ملکوں کی فوجوں نے حصہ لیا۔ بالآخر شمالی کوریا کی حملہ آور فوجوں کو نکال دیا گیا۔ اور صلحنامہ پر دستخط ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے ۶۰ ممبر ملکوں میں سے ۵۳ ملکوں نے اس بارے میں کونسل کے فیصلہ کی حمایت کی۔ اور ۱۶ ملکوں نے اپنی فوجیں اور سامان بھیج کر اس فیصلہ کی تعمیل میں عملی حصہ لیا۔

۲۳۔ اگر امن سے متعلق کسی امر پر سیکورٹی کونسل میں غور کیا جا رہا ہو۔ تو جنرل اسمبلی اس بارے میں کسی قسم کی کوئی سفارش نہیں کرتی۔ اگر امن کو خطرہ لاحق ہو۔ یا دنیا کے کسی حصہ میں نقض امن ہو جائے۔ اور سیکورٹی کونسل اس بارے میں اس لئے فیصلہ نہ کر سکے۔ کہ مستقل ممبروں کا اتفاق رائے نہیں ہے۔ تو جنرل اسمبلی اس بات پر غور کر سکتی ہے۔ اور ممبروں سے امن قائم کرنے کے لئے متحدہ عمل کی سفارش کر سکتی ہے۔ نقض امن کی صورت میں جنرل اسمبلی ہتھیار استعمال کرنے کی بھی سفارش کر سکتی ہے۔ تاکہ امن پھر قائم ہو جاوے۔

۲۴۔ سیکورٹی کونسل کے ذمہ کچھ اور فرائض بھی ہیں۔ سیکورٹی کونسل جنرل اسمبلی سے نئے ممبروں کے داخلے کے متعلق بھی سفارش کرتی ہے۔ سکرٹری جنرل کے تقرر کی سفارش بھی سب سے پہلے سیکورٹی کونسل کرتی ہے۔ اور پھر اسے جنرل اسمبلی مقرر کرتی ہے۔

۲۵۔ وہ علاقے جو فوجی لحاظ سے اہمیت رکھتے ہیں۔ اور تولیتی نظام میں شامل ہیں۔ ان کے متعلق معاہدے بھی سیکورٹی کونسل کرتی ہے۔ (اس وقت بحر قلزم میں اس قسم کا ایک علاقہ ہے) جنرل اسمبلی کے ساتھ مل کر سیکورٹی کونسل عالمی عدالت کے ججوں کا انتخاب کرتی ہے۔

مشرقی بنگال میں سیلاب کی شدت میں ابھی کمی واقع نہیں ہوئی

فصلوں۔ زمینوں اور مکانات کو بے اندازہ نقصان پہنچ رہا ہے

ڈھاکہ ۲۳ اگست۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق پچھلے دو دنوں سے دریائے برہم پتر کا پانی پھر چڑھ رہا ہے۔ ضلع فرید پور میں بعض مقامات پر سیلاب کی صورت حال بدستور سابق ہے۔ اور بعض دیگر مقامات پر بارش اور تیز ہواؤں کی وجہ سے سیلاب کا زور بڑھ گیا ہے۔ نواکھلی ضلع میں رائے پور۔ رام گنج اور لکشمی پور تھانوں کے علاقے زیر آب ہیں اور پانی بلند ترین مقام سے بھی تین فٹ اوپر چڑھ گیا ہے۔ ضلع پبنہ میں (سراج گنج کے علاقے) سیلاب جوں کا توں چڑھا ہوا ہے۔ لیکن دوسرے مقامات پر اس کا زور کم ہو رہا ہے۔

بنترہ ضلع کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہاں جھونپڑے سیلاب کی نذر ہو گئے ہیں۔ ضلع میمن سنگھ کے بعض علاقوں میں سیلاب کی سطح بدستور قائم ہے۔ گوپال پور کے علاقہ سے میعادی بخار کے بعض واقعات کی اطلاع ملی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اور کسی وبائی مرض کی اطلاع نہیں آئی۔

متاثرہ علاقوں کی امداد

سیلاب سے متاثرہ تمام علاقوں میں امدادی اور وباؤں کی روک تھام کی کارروائیاں جاری ہیں۔ حکومت مختلف اضلاع کی زراعتی قرضوں۔ مالگذاری کی معافیوں۔ مکانات کی تعمیر کے عطیات اور قرضوں کی صورت میں امداد کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ مفت تقسیم کے لئے چاول بھی بھیجے رہی ہے۔ اس سلسلہ میں رنگ پور ضلع کو گیارہ ہزار من چاول کے علاوہ ۴ لاکھ ۸۷ ہزار روپیہ ضلع میمن سنگھ کو سولہ ہزار من چاول کے علاوہ ساڑھے [illegible] لاکھ [illegible] ہزار روپے کے قرضے۔ ضلع فرید پور کو دس ہزار من چاول کے علاوہ ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپے کے قرضے۔ ضلع پبنہ کو ۶ ہزار من چاول کے علاوہ ایک لاکھ ۸۴ ہزار روپے کے قرضے۔ تیرہ اور بوگرا اضلاع کے لئے بالترتیب ایک لاکھ اور بارہ ہزار روپے کے قرضے اور تیرہ ہزار اور ۵ ہزار من چاول دیئے جا چکے ہیں۔

بے اندازہ نقصانات

مشرقی بنگال کے سول سپلائیز کے کمشنر مسٹر ایس۔ این باقر نے رنگ پور بوگرا اور ڈھاکہ کے ۵۰۴ میل کے سیلاب زدہ علاقہ کا فضائی جائزہ لیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ مغرب میں لکھیا ندی اور مغرب میں میگھنا ندی کے درمیان نرائن گنج تک وسیع علاقہ میں سیلاب سے بے اندازہ نقصان پہنچا ہے۔ مکانات اور ریلوے لائن غرضیکہ کوئی چیز بھی سیلاب کی زد سے محفوظ نہیں رہی ہے۔ بوگرہ اور میمن سنگھ اور ڈھاکہ اضلاع میں بھی سیلاب نے بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ ضلع میمن سنگھ میں میراج پور ہسپتال اور زنانہ سکول کے احاطوں میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔

آسام کا دس ہزار مربع میل علاقہ زیر آب ہے

نئی دہلی ۲۳ اگست۔ آسام کے دریاؤں بالخصوص برہم پتر اور اس کے معاونوں کی طغیانی نیز موسلا دھار بارشوں کی وجہ سے آسام کا دس ہزار مربع میل علاقہ زیر آب ہے۔ جس سے پونے دو کروڑ روپے کا نقصان پہنچ چکا ہے۔ کھڑی فصلوں کو جو نقصان پہنچا ہے۔ وہ اس اندازے میں شامل نہیں کیا گیا۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ۱۷ اشخاص سیلاب کی نذر ہو چکے ہیں۔ اور تین ہزار سے زائد مویشی دریاؤں میں بہہ گئے ہیں۔

تہران کے قریب ایک وادی میں سیلاب

دو ہزار اشخاص ہلاک ہو گئے

تہران ۲۳ اگست۔ تہران سے تین میل شمال مغرب میں ہنگل کو جو نوے فٹ گہرا سیلاب آیا تھا، اندیشہ ہے۔ اس میں دو ہزار کے قریب زائرین جاں بحق ہو گئے ہیں۔ یہ زائرین امام داؤد زادہ کے روضہ میں عبادت میں مصروف تھے۔ اب تک ایک ہزار سے زائد لاشیں برآمد ہو چکی ہیں۔ گدھوں کی قطاریں ہزاروں گز لٹھے لے کر اس دور افتادہ پہاڑی کے دامن کی طرف جا رہے ہیں۔ جہاں ہلاک شدگان کی تدفین کی جائے گی۔ عینی شاہدوں کا بیان ہے۔ کہ سیلاب نے رات کے دو بجے کے قریب حملہ کیا۔ اس وقت وہاں تین ہزار کے قریب زائرین جمع تھے۔ ان میں سے ایک ہزار کے قریب زائرین نے دوڑ کر قریبی پہاڑوں پر پناہ لی۔ اور باقی زائرین روضہ میں داخل ہو گئے۔ اس لئے سیلاب کی یلغار کے وقت گنتی کے چند لوگ درختوں پر چڑھ کر یا تیر کر اپنی جان بچانے میں کامیاب ہو گئے۔ باقی سب لقمۂ اجل ہو گئے۔ سینکڑوں لاشیں سیلاب کے ساتھ بہہ کر آنے والے کیچڑ میں دفن ہو گئیں۔ اس لئے ہلاک شدگان کا اندازہ لگانا بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے۔ کہ کم از کم ڈیڑھ ہزار آدمی سیلاب میں ڈوب مرے ہیں۔ لیکن بہت سے لوگوں کا یقین ہے۔ کہ مرنے والوں کی تعداد دو ہزار کے لگ بھگ ہے۔

چین برطانیہ اور کولمبو طاقتوں کے درمیان غیر جارحانہ معاہدے طے کئے جائیں گے

لندن ۲۳ اگست۔ "مانچسٹر گارڈین" کے نامہ نگار خصوصی نے جو برطانوی لیبر پارٹی کے وفد کے ہمراہ چین گیا ہوا ہے۔ اطلاع دی ہے۔ کہ پیکن میں جنوب مشرقی ایشیا کے ایک متبادل دفاعی نظام کی تشکیل پر بحث ہو رہی ہے۔ اس منصوبہ کے مطابق چین۔ برطانیہ اور کولمبو طاقتوں کے درمیان غیر جارحانہ معاہدے کئے جائیں گے۔ نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق اس منصوبہ کے متعلق گفت و شنید کافی آگے بڑھ چکی ہے۔ اور لیبر وفد کے ارکان نے تجاویز پر خاص تجاویز کا اظہار کیا ہے۔ برطانوی لیبر پارٹی کا وفد اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بھارت سے بھی زیادہ مستعد اور آمادہ نظر آتا ہے۔ کیونکہ بھارت کے نقطۂ نظر کے مطابق اس قسم کے معاہدوں کی نوعیت فوجی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن لیبر پارٹی کے لیڈر غالباً فوجی معاہدوں کو بھی خارج از بحث تصور نہیں کرتے۔ نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ لیبر پارٹی کے دورہ چین کی کامیابی یا ناکامی کا اندازہ اس منصوبہ پر بحث کے نتائج سے ہی لگانا چاہیئے۔

اور ماسکو میں ان کا جو پُر جوش خیر مقدم ہوا ہے۔ اسے بھی بے معنی نہیں سمجھنا چاہیئے۔ پیکن میں مسٹر ایٹلی کا استقبال ایک سفیر کی حیثیت سے کیا گیا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ پیکن حکومت کو یہ یقین ہے۔ یا یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ برطانیہ میں آئندہ انتخابات کے بعد لیبر حکومت قائم ہو جائیگی۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں شیعہ سنی کشیدگی

دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

ڈیرہ اسماعیل خاں کے ڈپٹی کمشنر نے دو ماہ کے لئے شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ وجہ یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ گذشتہ دنوں سے شہر میں شیعوں اور سنیوں میں کھچاؤ پایا جاتا تھا۔ تنظیم اہل سنت والجماعت یوم عثمان رضؓ کے سلسلے میں جلوس نکالنا چاہتی تھی۔ مگر حکومت نے اجازت نہ دی۔ شہر میں پولیس گشت کر رہی ہے۔ سٹی مجسٹریٹ اور کپتان پولیس شہر میں گشت کر کے حالات کا جائزہ لے رہے ہیں۔

*۔ کہ بات چیت اطمینان بخش طریقے سے ہوئی۔ آپ نے یہ بتانے سے انکار کر دیا۔ کہ جنرل نوری سعید اور ان میں [illegible]

پاکستان کا اقتصادی وفد روس جائیگا

کراچی ۲۳ اگست۔ توقع ہے۔ کہ پاکستان کا ایک اقتصادی وفد روس کا دورہ کرے گا۔ یہ وفد سرکاری اور غیر سرکاری نمائندوں پر مشتمل ہو گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت روس نے دعوت دی ہے۔ کہ روس کی مالی اور صنعتی میدان میں ترقی دیکھنے کے لئے ایک وفد وہاں آئے۔ اگرچہ وفد نے ابھی تک تاریخ کا تعین نہیں کیا۔ تاہم امید کی جاتی ہے۔ کہ اکتوبر میں یہ وفد روس جائے گا۔

قومی یک جہتی اور نظم و ضبط کے بغیر کوئی ملک ترقی نہیں کر سکتا (وزیر اعلیٰ سرحد)

پشاور ۲۳ اگست۔ وزیر اعلیٰ سرحد سردار عبد الرشید نے ایبٹ آباد کے قریب نواں شہر میں عظیم اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے کہا۔ کہ کوئی قومی یک جہتی اور ڈسپلن کے بغیر ملک ترقی نہیں کر سکتا۔ اور پھر پاکستان ایسا ملک جہاں اسلامی جمہوریت ہے۔ اس کے شہریوں کو چاہیئے۔ کہ ملک کے وقار کے لئے برادرانہ تعاون اور اتحاد سے کام کریں۔ انہوں نے پاکستان کے خلاف انتشار پھیلانے والوں کو انتباہ کیا اور عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ تعمیری کاموں میں مصروف رہیں۔ سردار عبد الرشید نے مسلم لیگ کے اندر غلط اندیش عناصر کی مذمت کی اور کہا کہ وہ کہیں بھی جم کر نہیں ٹھیر سکتے۔ لیکن ان کی سرگرمیاں دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر دیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے عوام سے کہا۔ کہ وہ ایسے لوگوں سے متاثر نہ ہوں۔ بلکہ اپنی قومی تنظیم کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے کوشاں رہیں۔

مصر اور عراق کی مفاہمت

بغداد ۲۳ اگست۔ مصر کے قومی رہنمائی کے وزیر میجر صالح سلیم بغداد سے عازم قاہرہ ہو گئے۔ آپ نے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں کو بتایا۔ کہ جنرل نوری سعید وزیر اعظم عراق اور دوسرے عراقی لیڈروں سے میری جو مفاہمت ہوئی ہے۔ میں اسکی رپورٹ حکومت مصر کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس کے علاوہ لبنان۔ سعودی عرب شام اور اردن کو بھی اس کی اطلاع دوں گا۔ آپ نے کہا۔*

مشرقی بنگال میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ریلیف کا کام

امدادی پارٹیاں کشتیوں میں سوار ہو کر گھرے ہوئے دیہات میں پہنچ رہی ہیں

(مکرم جہانشہ محمد عمر صاحب ـــ ڈھاکہ)

جیسا کہ میں اپنے پہلے خط میں عرض کر چکا ہوں جماعت احمدیہ ڈھاکہ مشرقی بنگال کے سیلاب زدہ علاقہ میں ریلیف پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے جماعت کی طرف سے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ریلیف کا کام کرنے والے احباب کے لئے دعا کی درخواست کی گئی۔ تو حضور نے دعا کرنے کے علاوہ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مبلغ ایک ہزار روپیہ بھجوانے کا بھی حکم فرمایا۔ ۱۸ اگست کو موضع بھیل پاڑہ کے متعلق جہاں تقریباً تمام اچھوت رہتے ہیں ایک دوست جگدیش رائے کی طرف سے رات کو گیارہ بجے مکرم بشیر احمد صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھاکہ کے نام ایک فون آیا۔ مسٹر جگدیش رائے نے کہا۔ کہ آپ کی جماعت سیلاب زدہ علاقہ میں ریلیف کا کام کر رہی ہے اور آپ بلا امتیاز ہر ایک کی امداد کو پہنچ رہے ہیں۔ ہمارے گاؤں کے تمام لوگ جو کہ شیڈول کاسٹ سے تعلق رکھتے ہیں۔ سیلاب کی زد میں آئے ہوئے ہیں۔ ہمارے گھروں میں پانچ چھ فٹ پانی کی تیز رو بہ رہی ہے۔ حضور کے لئے آ کر ہمیں بچائیں۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی ہماری ایک پارٹی بھیل پاڑہ کے لئے روانہ ہو گئی۔ اس میں مکرم مولوی اجمل صاحب شاہد انور علی صاحب اور خاکسار شامل تھے۔ سیلاب کا چونکہ بہت زور تھا۔ اس لئے بڑی مشکل سے کشتی پر ہم اس گاؤں میں پہنچے۔ لوگ بانسوں کے مچان بنا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور سیلاب کی شدت سے سخت ہراساں تھے۔ ہم کشتی مچانوں کے قریب لے گئے۔ اور اوپر جا کر انہیں تسلی دی۔ بعض لوگ ہمیں دیکھ کر بچوں کی طرح بلند آواز میں رونے لگے۔ ایک معمر بزرگ نے بھرائی ہوئی آواز میں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ یہ پرماتما کا بڑا بھاری عذاب ہے۔ جو ہمارے پاپوں کی وجہ سے ہم پر نازل ہوا ہے۔ یہ ہمیں برباد کر کے رہے گا۔ میں نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں۔ ہمارے گرو جی مہاراج نے فرمایا تھا کہ :-

"بنک کو کچھ غم نہیں گو بڑا گرداب ہے"

اس لئے آپ فکر نہ کریں اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کے گاؤں کو اپنی حفاظت میں رکھے جہاں تک ممکن ہو گا۔ ہم آپ لوگوں کی اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے بعد ہم نے ان میں دودھ اور دوائیوں کے علاوہ نقدی بھی تقسیم کی ـــــ ان لوگوں نے بعض اپنی ایسی مشکلات بتلائیں۔ جو حکومت ہی دور کر سکتی ہے۔ چنانچہ ہم نے وعدہ کیا۔ کہ ہم حکومت کے افسروں کے پاس جا کر آپ کی ان ضروریات کا ذکر کریں گے اور ہمیں امید ہے کہ وہ ضرور ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آخر مغرب کے وقت ہمارا قافلہ وہاں سے روانہ ہوا۔ اور گیارہ بجے کے قریب ڈھاکہ میں پہنچا۔ اس سیلاب کے متعلق وہ معمر بزرگ جن کا نام مدن موہن رائے ہے کہنے لگے۔ کہ میری عمر ۷۰ سال کے قریب ہے۔ میں نے اپنی عمر میں ایسا سیلاب نہیں دیکھا۔ بعد میں ان لوگوں کی شکایات حکومت کے افسران تک پہنچائی گئیں۔ حکومت کے افسروں نے ہمیں یقین دلایا۔ کہ وہ ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ آخر میں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص اور ہمدردی سے مصیبت زدگان کی خدمت کا موقعہ دے۔ تاکہ کارکنان سلسلہ کی ان غیر فانی روایات کو قائم رکھیں۔ جن کو ہمارے نوجوانوں نے اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر قائم کیا ہے۔ سیلاب کو آئے پچیس دن سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن پانی کی کمی کی رفتار بہت کم ہے۔ اگر ایک دن دو انچ پانی کم ہوتا ہے۔ تو دوسرے دن تین انچ بڑھ جاتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اہل بنگال کو اس مصیبت عظمیٰ سے جلد نجات بخشے۔ آمین۔

محکمہ اسلامیات کی لائبریری کی منتقلی

لاہور ۲۲ اگست : حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلامی کتب کی لائبریری جو محکمہ اسلامیات نے قائم کیا ہے۔ اور جو اس وقت اسی محکمہ کی نگرانی میں چل رہی ہے۔ پنجاب پبلک لائبریری کے حوالے کر دیا جائے۔ یہ لائبریری اسلام کے مختلف پہلوؤں پر پانچ ہزار پانچ سو پچاس بیش قیمت کتابوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں تمام اسلامی دنیا سے فراہم کیا گیا ہے۔ پنجاب پبلک لائبریری میں ان کتابوں کا علیحدہ شعبہ ہو گا۔ لائبریری میں ہر سال جدید اسلامی کتب، جرائد اور اخبارات کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب پبلک لائبریری کو پانچ ہزار روپے کی سالانہ گرانٹ بھی دینا منظور کیا ہے۔

بھارت میں ٹینک اور ہوائی جہازوں کا کارخانہ قائم کرنے کی تجویز

لندن ۲۳ اگست : ٹینک بنانے والے مشہور برطانوی کارخانہ "لے لینڈ موٹرز" اور ہندوستان کے ڈیفنس سیکرٹری مسٹر ویلوڈی کے درمیان آئندہ منگل کو ہندوستان میں ٹینک سازی کا ایک کارخانہ قائم کرنے کے متعلق بات چیت شروع ہو جائے گی۔ حکومت گذشتہ ایک سال سے اس کارخانے کے قیام کے متعلق غور کر رہی تھی۔ مزید معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ کارخانہ بمبئی کے قریب قائم کیا جائے گا۔

مسٹر ویلوڈی برطانیہ میں رولس رائس کے کارخانہ کے ماہرین اور منتظمین سے بھی ملاقات کریں گے۔ اور ان سے ہندوستان میں ہوائی جہازوں کے انجن بنانے کے متعلق گفتگو کریں گے۔ حکومت ہند انجن بنانے کی اسکیم پر بھی گذشتہ کچھ عرصہ سے غور کر رہی ہے۔ اور اس سلسلہ میں ایک رپورٹ حکومت ہند کو پیش کی جا چکی ہے۔

نظام آباد میں فساد آتشزنی ڈاکہ اور لوٹ مار

الزام میں ۱۳ گرفتاریاں

نظام آباد ۲۳ اگست :- نظام آباد کے فساد کے بعد حکام نے لوگوں سے اپیل کی تھی کہ وہ لوٹا ہوا مال واپس کر دیں۔ لیکن اب تک صرف دو سائیکلیں اور چند دوسری اشیاء واپس کی گئی ہیں۔ اس لئے حکام نے نظام آباد شہر میں ہر ہر گھر کی تلاشی شروع کر دی ہے۔ کرفیو اور دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے پر جو اٹھارہ اشخاص گرفتار کئے گئے تھے۔ ان کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ تیرہ دوسرے اشخاص کو فساد۔ آتشزنی۔ ڈاکہ اور لوٹ مار کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ وہ اس وقت حوالات میں ہیں۔ امن کمیٹیوں نے اب تک ۷۵ روپے ۱۴۴ فساد زدگان میں تقسیم کئے ہیں۔

مراکش کا جلاوطن لیڈر مصر میں

قاہرہ ۲۳ اگست : مراکش کے آزاد لیڈر سید ابراہیم جنہیں ہسپانوی مراکش سے جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ کل رات یہاں پہنچے۔ انہیں مصر میں رہنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

لیڈر :- بقیہ صفحہ (۳)

(بقیہ صفحہ ۳)

آخر میں معاصر نے لکھا ہے۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے عالمی عدالت کا جج بننے کی درخواست دے رکھی ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ آپ کی ذات پاکستان کے لئے ناگزیر نہیں۔ سوال یہ ہے کہ وزیر خارجہ نے کب کہا ہے۔ کہ ان کی ذات پاکستان کے لئے ناگزیر ہے۔ ہاں البتہ قائد اعظم مرحوم نے ان پر اعتماد کیا۔ خان لیاقت علی خان مرحوم نے ان پر اعتماد رکھا اور خواجہ ناظم الدین نے بھی اور موجودہ وزیر اعظم اور گورنر جنرل کا بھی انہیں اعتماد حاصل ہے۔ اب اگر معاصر کے پاس کوئی ایسے ٹھوس حقائق ہیں۔ جو وزیر اعظم اور گورنر جنرل تک کو معلوم نہیں۔ تو اسے پیش کرنے چاہئیں۔ جو کچھ معاصر نے پیش کیا ہے۔ وہ بیسیوں دفعہ پہلے بھی پیش کیا جا چکا ہے۔ اور معاصر جانتا ہے۔ کہ کیوں؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ وزیر اعظم اور گورنر جنرل کی توہین ہے۔ کہ مدیر معاصر کو اپنے سفر امریکہ و یورپ میں جو کچھ معلوم ہوا ہے وہ نہ تو گورنر جنرل کو اور نہ وزیر اعظم کو کبھی معلوم ہو سکا۔ اور ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا۔

ہم چوہدری صاحب کی وکالت نہیں کرتے۔ بلکہ پاکستان کے مفاد کے پیش نظر معاصر کی خدمت میں ادب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ اس کے دلائل سے پاکستان کا سنجیدہ طبقہ متاثر ہو یا نہ ہو مگر اس سے ملک کو وہ نقصان پہنچنے کا ضرور امکان پیدا ہوتا ہے۔ جس کو معاصر اچھی طرح سمجھتا ہے۔ اسے اس سے پرہیز چاہیے۔

ضروری اعلان!

مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز سابق منیجر کو ۲۵/۵/۵۴ سے دفتر الفضل سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ بعض احباب ذاتی نام پر خط لکھ دیتے ہیں۔ جس سے جواب میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ دفتر سے متعلقہ جملہ خطوط اور ترسیل زر صرف منیجر الفضل کے نام پر کریں نیز کوئی رقم دفتر کی رسید کے بغیر ادا نہ فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)